FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس-209-2007

30 اگست 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت کے دور میں گرفتاری کے بعد لاپتہ کرنے کے واقعات کی انتہا ہوگئی

پاکستان میں گرفتاری کے بعد لاپتہ ہونا یا زبردستی لاپتہ کیا جانا ایک بڑا سیاسی مسئلہ بن گیا ہے۔ 1999ء سے جب فوجی حکومت نے اقتدار سنبھالا تھا غیر قانونی گرفتاریوں کے بعد لوگوں کو زبردستی لاپتہ کرنے کے واقعات ایک عام بات بن کررہ گئے ہیں۔ امریکہ میں 9/11 کے واقعات کے بعد صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے اور جنرل مشرف کی حکومت سمجھتی ہے کہ اسے دہشت گردی کے خلاف جنگ کی وجہ سے لوگوں کو گرفتار کرکے کئی کئی ماہ تک خفیہ مقامات پر قید رکھنے کی کھلی چھوٹ مل گئی ہے۔ گرفتار شدگان یا تو لاپتہ ہوجاتے ہیں یا پھر کسی دن سڑک کے کنارے مردہ حالت میں پڑے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

لاپتہ افراد کی صحیح تعداد کا تعین کرنا انتہائی مشکل کام ہے لیکن مقدمات کے مطابق جو مختلف عدالتوں میں داخل کرائے گئے اور ان کی اکثریت سپریم کورٹ میں ہے تقریباً 300 افراد کی ایک فہرست پیش کی گئی۔ عدلیہ کی کارروائی کے بعد فوجی حکومت بعض لاپتہ افراد کو رہا کرنے پر مجبور ہوگئی جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ فوجی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی تحویل میں تھے۔ مختلف سیاسی اور مذہبی تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ 4000 سے زائد افراد گرفتاری کے بعد سے لاپتہ ہیں۔

لوگوں کو زبردستی لاپتہ کرنے کے واقعات جنرل مشرف کی فوجی حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد سے عام بات بن گئے ہیں۔ اس حکومت کے دور میں جو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے 2002ء سے تقریباً ایک سو طلبہ، سیاسی کارکن اور انسانی حقوق کے کارکن گرفتاری کے بعد لاپتہ ہیں، ان میں سے بیشتر کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے۔ کچھ طلبہ اور کارکنوں کو گرفتاری کے کچھ عرصے بعد رہا کیا گیا، انہیں حراست کے دوران بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ اور پنجاب کی سرحدی شہر ڈیرہ غازی خان میں واقع فوجی کیمپوں میں شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنرل مشرف کی فوجی بغاوت سے قبل کسی سیاسی کارکن کے لاپتہ ہونے کے واقعات شاذونادر ہی سننے میں آتے تھے لیکن اب اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سرکاری ایجنسیوں کے اہلکار لوگوں کو گرفتار کرکے خفیہ مقامات پر حراست میں رکھ کر تشدد کے ذریعے اقبالی بیانات حاصل کرتے ہیں۔

لوگوں کو زبردستی لاپتہ کرنے کے بیشتر واقعات صوبہ بلوچستان اور سندھ میں پیش آتے ہیں۔ جنرل مشرف کی حکومت نے جو صوبہ بلوچستان کے انتہائی حساس اور غریب علاقوں میں چھاؤنیاں تعمیر کرنا چاہتی ہے قوم پرستوں کی مزاحمت کو کچلنے کیلئے لوگوں کو گرفتار کرکے لاپتہ کرنے کا عمل 9/11 کے واقعات سے بھی پہلے شروع کردیا تھا۔ اس حکومت کو 9/11 کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں فوجی حکومت کے خلاف مزاحمت کرنے والوں سے نمٹنے کیلئے ایک آسان عذر مل گیا ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ اس حکومت کے

اقدامات کو بین الاقوامی برادری کے کچھ طاقتور طبقات کی تائیدوحمایت حاصل ہے۔

مذہبی انتہاپسندوں کولاپتہ کرنے کا سلسلہ کچھ عرصے بعد اس وقت شروع ہوا جب جنوبی اور شمالی وزیرستان جیسے سرحدی علاقوں میں مزاحمت شروع ہوئی۔ 5دسمبر 2005ءکووزیر داخلہ نے قومی آمبلی کو بتایا تھا کہ حکومت نے 2005ء سے جنوبی بلوچستان میں 4000 افراد کوگرفتار کیا ہےلیکن حکومت نے اب تک گرفتار افراد کی کوئی فہرست فراہم نہیں کی اور محض چند ہی لوگوں کوعدالتوں کے سامنے پیش کیا گیا۔انسداددہشت گردی کیلئے آپریشنوں میں لاپتہ کئے جانے والے افراد کی تعداد کاتعین کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے آپریشنوں کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہےاوراس بات کا بھی امکان ہے کہ لاپتہ ہونے والے بعض افراد کے خاندان انتقامی کارروائی کے خوف سے اپنے معاملات منظر عام پر ہی نہ لائے ہوں۔

پاکستانی حکام کی جانب سے پیش کئے جانے والے اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے 2001ء سے ایک ہزار سے زائد مبینہ دہشت گردوں کوگرفتار کیا تاہم حکومت نے ان میں سے محض چند کے معاملات میں ملک کے مروجہ قانونی نظام کے تحت کارروائی کی۔ایک محتاط اندازے کے مطابق سینکڑوں مشتبہ افراد امریکہ کے حوالے کئے گئے،ان میں سے بیشتر کیلئے انعامات کی بھاری رقم وصول کی گئی اوران میں سے اکثر افراد کوانتاناموبے پہنچادیئے گئے۔تحویل مجرمان کی یہ غیر قانونی کارروائیاں تحویل مجرمین ایکٹ 1972ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئیں۔یہ قانون مشتبہ ملزمان کوحوالے کرنے کے سلسلے میں طریقہ کار کی تفصیل فراہم کرتا ہے جس میں ایک جوڈیشل مجسٹریٹ کے ذریعے تحقیقات بھی شامل ہے۔

پاکستان میں انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) اور ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) جیسی سول اور فوجی انٹیلی جنس ایجنسیوں کا کردار صرف امن وامان برقرار رکھنے میں ہی بہت زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہوتا بلکہ یہ انٹیلی جنس ایجنسیاں سیاسی معاملات میں بھی ملوث ہوتی ہیں جو شاید لوگوں کوگرفتار کرکے لاپتہ کرنے کا ایک سبب بھی ہو۔ تجارتی اور صنعتی لحاظ سے اہم ترین شہر کراچی، راولپنڈی، کوئٹہ، لاہور اور پشاور سمیت ملک کے تمام بڑے شہروں کی چھاؤنیوں میں ٹارچر کیمپ قائم ہیں اوران کیمپوں میں لوگوں کوخفیہ طور پر زیر حراست رکھ کر بدترین تشدد کانشانہ بنایا جاتا ہے۔اس تشدد کی تفصیل بعض لوگوں نے اپنی رہائی کے کئی سال بعد سنائی۔

سپریم کورٹ آف پاکستان میں گم شدگیوں کے تقریباً 240 مقدمات تھے جن میں سے حکومت کے دعوے کے مطابق 105 افراد کورہا کردیا گیا۔ان تمام افراد کوفوج کے کنٹرول میں قائم ٹارچر سیلوں میں رکھا گیا تھا۔اعلیٰ عدالتوں کی کارروائی سے قبل حکومت ان افراد کی گرفتاری کی تردید کررہی تھی۔اب بھی ہزاروں افراد ایسے ہیں جوگرفتار کئے گئے تھے لیکن ان کا اتہ پتہ کسی کومعلوم نہیں۔

برائے مہربانی لاپتہ افراد کی فہرست سے متعلق انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی رپورٹ دیکھنے کیلئے حسب ذیل لنک پر کلک کیجئے:

http://pakistan.ahrchk.net/pdf/Disapp_PHRC.pdf

پاکستان نے شہری اورسیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی کنونشن پر دستخط نہیں کئے ہیں اور نہ ہی اس کی توثیق کی ہے اس لئے وہ

انسانی حقوق سے متعلق قوانین، بین الاقوامی ضوابط اور اصولوں کے سلسلے میں کوئی ذمے داری محسوس نہیں کرتا تاہم پاکستان پر جو اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا رکن ہے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلق چارٹر کے تمام معاہدوں اور کنونشنوں پر دستخط کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جاسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کو چاہئے کہ وہ پاکستان میں گمشدگیوں کے مقدمات کو مانیٹر کرے اور اس صورتحال کے بارے میں تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جائے۔

پاکستان میں بڑے پیانے پر لوگوں کو لاپتہ کرنے کے واقعات بین الاقوامی برادری بشمول اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلق اداروں کیلئے ایک انتہائی اہم اور تشویشناک معاملہ ہونا چاہئے۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367